باب: 6

بَشِيرٌ نَذِيرٌ

اسلام کا بنیادی تصور "توحید" اور " نبوت " ہے۔اس کا ایک اور تصور "آخرت" کا تصور ہے۔اس کے لیے بتایا گیا کہ ایک دن قیامت آئے گی اور اس دنیا کو پوری طرح سے لپیٹ دیا جائے گا۔روز محشر سب انسانوں کو جمع کیا جائے گا۔سب کا حساب لیا جائے گا۔پھر تمام ایمان والوں اور نیکو کاروں کو ایک عالم عطا ہو گا جس میں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔اسے " جنت " کہتے ہیں۔اسی طرح کافروں اور بدکاروں کے لیے ایک مقام ہو گا، جسے " جہنم " کہتے ہیں۔اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

{کہہ دیجیے! اللہ ہی تمہیں زندگی بخشتا ہے، پھر وہی تمہیں موت دیتا ہے۔پھر وہی تم کو اس قیامت کے دن جمع کرے گا جس کے آنے میں کوئی شک نہیں، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں، (45:26)}

قیامت کیسے آئے گی؟اس کے متعلق اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

اذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ، وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ،
وَقَالَ الْإِنسَانُ مَالَهَا ، يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا

{جب ساری زمین کو زلزلہ ہو گا۔اور زمین اپنے سب بوجھ نکال باہر کرے گی۔
اور جب ہر شخص کہہ اُٹھے گا کہ زمین کو یہ کیا ہو گیا؟
اس دن زمین اپنے حالات خود ظاہر کر دے گی، (99:01to04)}

اور قرآن کی درجہ ذیل آیات، "حساب وکتاب" کی طرف اشارہ کرتی ہیں:

يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ -
فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ - وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

{اس دن جب لوگ لوٹیں گے تو مختلف گروہ بن کر (جدا حالتوں میں) ہوں گے تاکہ ان کے اعمال انھیں دکھادیئے جائیں۔

پھر جو شخص ذرہ بھر نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھے گا۔

اور جو ذرہ بھر برائی کرے گا وہ بھی اپنے عمل دیکھے گا،(99:06to08)}

موت، قیامت، جنت اور جہنم سے متعلق قرآن کریم ایک اور جگہ پر کہتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

{ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم کو قیامت کے دن پورا پورا بدلہ ملے گا

پس جو کوئی جہنم سے بچالیا گیا اور وہ جنت میں داخل کیا گیا وہ بامراد ہے

اور دنیوی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں(03:185)}

عالم آخرت میں مومنین اور نیک عمل کرنے والوں کے لیے جنت ہوگی۔ اور بداعمال کرنے والوں کے لیے جہنم۔ اس عالم آخرت کو موجودہ عالم سے قیاس کرنا مشکل کام ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ

{جس دن یہ زمین اور آسمان بدل جائیں گے، (یہ سب) دوسرے ہی ہو جائیں گے،(14:48)}

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جنت سے متعلق) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میں نے اپنے بندوں کے لیے ایسی چیز تیار کر رکھی ہے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ ہی کسی کان نے سنا، اور نہ ہی کسی شخص کے قلب پر گذرا"۔ (حوالہ صحیح بخاری 4440,4439 اور صحیح مسلم: 2825)۔

بخاری شریف کی ایک حدیث جس کے راوی عبداللہ بن قیسؓ ہیں کہتے ہیں کہ:

"ارشادِ نبویؐ ہے کہ دو جنتیں ایسی ہوں گی کہ ان کے برتن اور وہاں کی تمام چیزیں چاندی کی ہوں گی۔ اور دو جنتیں ایسی ہوں گی کہ ان کے برتن اور وہاں کی تمام چیزیں سونے کی ہوں گی۔ اور لوگوں کے درمیان اور اس امر کے درمیان کہ وہ اپنے پروردگار کو جنت عدن میں دیکھ سکیں گے۔ اللہ کے چہرے پر چادر کبریائی (یعنی جاہ وجلال) کے سوا کوئی چیز حائل نہ ہوگی"۔

Siddiqui Publications

میرے مرشد حضرت عبدالقدیر صدیقیؒ نے قرآن کی تفسیر میں اچھے مسلمانوں کی چار اقسام بتائی ہیں۔وہ فرماتے ہیں کہ ہر ایک کی جنت ان کے اعمال کے حساب سے الگ طرح کی ہوگی۔وہ چار جنتیں یہ ہیں :

(1)عابد وزاہد کی جنت،(2)عاشق کی جنت، (3)عارف کی جنت،(4)عبداللہ کی جنت

اور پھر حضرتؒ نے ان جنتوں کا ایک دل پذیر تخیلی منظر بھی پیش کیا ہے۔اس کی تفصیل کے لیے دیکھیے "حاصلات تفسیر صدیقی"کا باب 75 بہ عنوان "جنت ودوزخ"۔ (نوٹ:یہ کتاب اسی ویب سائٹ پر دستیاب ہے)۔

جہنم کا جو نقشہ قرآن مجید میں پیش کیا گیا ہے،اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آگ کی بھٹی ہوگی جس کا ایندھن، بد انسان ہوں گے۔ اہل جہنم کو پینے کے لیے پیپ اور گرم پانی ملے گا۔ ان کی غذا زَقُّومٍ (تھوہر۔کانٹے دار درخت) ہوگی۔ یہ گرم دھوئیں میں رہیں گے لیکن ان کو موت نہیں آئے گی۔ بتایا جاتا ہے کہ جہنم کے سات طبقات ہوں گے اور ہر ایک میں ایک مختلف قسم کا عذاب ہوگا۔

یاد رہے کہ دین اسلام "آخرت" کا ایک خصوصی تصور پیش کرتا ہے۔اس میں نیک انسانوں کے لیے بشارت اور خوشخبری ہے،جب کہ برے لوگوں کے لیے نذیر اور خبردار کرنا ہے۔نبی معظمؐ کے اسمائے گرامی، بَشِيرٌ اور نَذِيرٌ،اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کے ذمہ اپنی امت کو جنت و جہنم کی بشارت اور انتباہ پہنچانے سے متعلق ہیں۔قرآن کریم میں اس بارے میں کئی آیات ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے:

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ

{بے شک ہم نے آپ کو حق وہدایت کے ساتھ (جنت کی)خوشخبری سنانے والا اور (جہنم سے)ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے،اور کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی نہ کوئی متنبہ کرنے والا نہ آیا ہو(35:24)}

اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے:

وَبِالْحَقِّ أَنزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

{اور ہم نے قرآن کو حق ہی کے ساتھ اتارا،ور وہ برحق ہی اترا

اور اے رسول! ہم نے تم کو بشیر ونذیر بنا کر بھیجا (17:105)}

----- Ö -----